جنت البقیع سے کچھ مٹی اٹھا کر اپنے وطن لانا کیسا؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

جنت البقیع سے کچھ مٹی بطورِ تبرک اپنے وطن لانا کیسا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

تبرک کی نیت سے جنت البقیع، مدینے شریف کی مٹی لانے اور گھر میں رکھنے پر گناہ تو نہیں ہے تاہم! بہتر یہ ہے کہ مدینہ شریف کی مٹی وغیرہ کو مدینہ شریف سے جدا نہ کیا جائے۔

شیخ طریقت، امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ اس طرح کے سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:

"بطور تبرک خاک مدینہ وطن میں لانا، جائز ہے مگر مشورۃً عرض ہے کہ نہ لائی جائے۔ خاتم المحدثین حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اکثر علما کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما کی خاک، اینٹ، ٹھیکری اور پتھر نہ اٹھائے۔ علمائے حنفیہ اور بعض شافعیہ رحمھم اللہ تعالیٰ جائز بھی کہتے ہیں۔ بہر صورت اگر تحفہ (مثل کچل وپانی وغیرہ) جس سے اہل وطن کو خوشی ہو بے تکلف ہمراہ لے تو بہتر ہے۔ سفر سے اہل وعیال کے لیے تحفہ لانا صحیح خبروں (یعنی حدیثوں سے ثابت ہے۔ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما کی خاک، اینٹ، ٹھیکری اور پتھر وغیرہ نہ اٹھانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ تمام چیزیں بھی سرورِ کائنات، شاہ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتی ہیں بلکہ ہر مقدس مقام سے نسبت رکھنے والے کنکرو پتھر وغیرہ اس مقام سے جدا ہونا گوارا نہیں کرتے جیسا کہ حنفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا علامہ علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں: جمادات (پتھر اور پہاڑ وغیرہ) کے

انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام، اولیائے عظام رحمہم اللہ السلام اور اللہ عزوجل کے مطیع و فرمانبردار بندوں سے محبت کرنے کے وصف (یعنی خوبی) کا انکار نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ کھجور کا تنا سرکار عالی وقار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے فراق (یعنی جدائی میں رویا یہاں تک کہ لوگوں نے اس کے رونے کی آواز بھی سنی۔ اسی طرح مکہ مکرمہ زادھا اللہ شرفا و تعظیما کا ایک پتھر سرکار علیہ الصلوۃ السلام پر وحی نازل ہونے سے پہلے سلام پیش کیا کرتا تھا۔ حضرت سیدنا علامہ طیبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: احد پہاڑ اور مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا و تعظیما کے تمام اجزاء سرکار علیہ الصلوۃ والسلام سے محبت کرتے ہیں اور آپ علیہ الصلوٰۃ و السلام سے جدا ہونے کی صورت میں آپ کی ملاقات کے لیے گریہ کرتے ہیں یہ ایسی بات ہے کہ جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا، لہذا جائز ہونے کے باوجود مقاماتِ مقدسہ کی خاک اور کنکر وغیرہ تبرکات نہ اٹھائے جائیں یہی بہتر ہے۔" (سفر مدینہ کے متعلق سوال جواب، صفحہ 2 تا 4، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2100

تاریخ اجراء: 01 رجب المرجب 1446ھ/02 جنوری 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net